Assignment #2

عصر حاضر میں امت مسلمہ کے مسائل اور اسلامی تعلیمات میں ان مسائل کا حل بیان کریں۔

تعارف:

اس کرہ ارض پر 57 مسلم ممالک ہیں جن میں تقریباً ١٠٠ ارب آبادی ہے یعنی ہر پانچ میں ایک شخص اس دنیا میں مسلمان ہے۔ یوں اسلام دنیا کا دوسرا بڑا مذہب/دین ہے۔ اس میں دور حاضر میں امت مسلمہ کو کئی مسائل درپیش ہیں۔ کوئی ذی شعور انسان ان مسائل سے ناواقف نہیں ہوگا۔ ان مسائل کیلئے جذبات، تاثرات، تحریریں اور کانفرنسوں میں وقتاً فوقتاً ذکر کیا گیا ہے اور ان کے حل کیلئے تجاویز بھی پیش کی گئی ہے۔ لیکن فوری طور پر ان مسائل پر غور و فکر بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ مسائل گھمبیر اور پیچیدہ اور بہت قسم کے ہیں۔ ان مسائل کے حل ایک فکری مجاہدی سوچ کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کو پستی سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔

امت مسلمہ کو درپیش مسائل

1 دین مکمل سے دوری

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ مسلمانوں کی زندگی کی ہر پہلو میں رہنمائی فرماتا ہے لیکن موجود دور میں دین اسلام سے دوری اور دین کی تعلیمات میں فقدان کی وجہ سے مسلمانوں کو کئی مشکلات درپیش ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں

الدین الحق (سورہ توبہ)

(سچائی کا دین)

دین رہنمائی کرتا ہے ← عقائد

دین رہنمائی کرتا ہے ← عبادات

دین رہنمائی کرتا ہے ← معاملات: انفرادی، عسکری، معاشی، معاشرتی، بین الاقوامی، عدالتی، سیاسی

دین سے دوری مسلمانوں کیلئے ان تمام مسائل کو جنم دیتی ہے۔

5 عمل صالح، فکر آخرت اور خوف خدا کی کمی

الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم
احسن عملا (سورہ ملک)

اسی نے زندگی اور موت بنائی تاکہ تم میں سے اچھے عمل والوں کو صلہ دے۔

لیکن موجودہ دور میں فکر آخرت میں کمی کی وجہ سے لوگوں میں عمل صالح کرنے کی توفیق ختم ہو گئی ہے اور خوف خدا بھی ختم ہو گیا ہے جو کہ بہت سی سیاسی، سماجی اور اخلاقی برائیوں کو جنم دیتا ہے جس میں اولین بددیانتی، چوری اور corruption ہے۔ اور یہ تمام برائیاں مسلمانوں کے زوال کی اہم وجوہات میں سے ایک ہیں۔

3 مغربی تہذیب کی پاسداری:-

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

ڈاکٹر محمد علامہ اقبال (طلوعِ اسلام)

مسلمانوں کے زوال کی ایک بڑی وجہ مغربی تہذیب کی پاسداری ہے۔ ایک تہذیب کی پاسداری دوسری تہذیب کو مغلوب کرتی ہے یوں مغربی تہذیب کی اندھادھند تقلید مسلمانوں کی پستی کی ایک وجہ ہے۔ مسلمانوں کو اپنے عروج سے زوال میں لانے میں مغربی تہذیب کا اہم کردار ہے۔

4 فلسفہ و تصوف کے علوم اور افکار کا غلبہ

فلسفہ و تصوف دونوں بعد الطبیعاتی ایک ایسا نشہ ہے جو اگر کسی پر غالب آجائے تو وہ دنیاوی معاملات اور دنیوی تعلقات پر خاص توجہ نہیں دیتا ہے۔ مسلمانوں کی فلسفہ و تصوف میں بڑی دلچسپی نے انہیں طور حاضر کی سائنسی اور ٹیکنالوجی ترقی سے دور کر دیا ہے۔ یوں پسماندہ اور تاریک مستقبل کی طرف گامزن ہیں۔

5 سائنسی ترقی میں پسماندگی

سائنسی ترقی میں پسماندگی کسی بھی قوم کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ آج کے دور میں کسی ملک کی انسانی اساسیات اور سائنسی ترقی ہی اس ملک کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ

بالبری قوتوں کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمانوں نے ترقیاتی کاموں کو منفی قرار دے کر اس سے کنارہ کیا ہے جبکہ اسلام مسلمانوں کو دور کے مطابق ڈھلنے کی تعلیم کرتا ہے۔

لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر

زمانہ کو برا نہ کہو میں (اللہ) خود زمانہ ہوں (الحدیث)

6 تعلیم کے میدان میں انحطاط

قرآن مجید کی پہلی وحی اقراء پڑھو خدا کے نام سے تھی اور ہمارے پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ نے مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور ان کے ہمیشہ دعا کے کلمات یوں ہوتے تھے

رب زدنی علماء

اے اللہ میرے علم میں اضافہ کر

اور حدیث شریف میں آتا ہے

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے (الحدیث)

مگر موجودہ دور میں مسلمانوں کی تعلیم سے دوری ان کیلئے ایک بڑا چیلنج ہے۔

7 میں مغرب کا رویہ

مغرب کا رویہ مسلمانوں کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے مغرب مسلمانوں کے بارے میں نیک رویہ نہیں رکھتا ہے مسلمان مغرب کے دشمن مسلمان ایسا زدہ حال اور مسلمان پر ٹیرس اور حملہ دہشتی میں ذرائع ابلاغ نے مسلمانوں کے بارے میں منفی تاثرات قائم کیے جس کی وجہ سے مسلمانوں کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے۔

8 اسلاموفوبیا

مسلمانوں کو دور حاضر میں کئی قسم کے چیلنج کا سامنا ہے اس میں سب سے نمایاں اسلاموفوبیا ہے جس میں مسلمانوں کو نفسیاتی، جانی اور مالی کا خطرہ ہے اس کے کئی واقعات انڈیا/بھارت، France اور سویڈن میں دیکھے جا چکے ہیں ابھی حال ہی میں جون 2023 میں سویڈن میں قرآن مجید کی بے حرمتی کرکے اس کو جلایا گیا ہے جس کو Freedom of Expression کے نام سے منسوب کیا گیا ہے بلکہ اس کی بنیادی وجہ مسلمانوں کو پریشان کرنا ہے اسی طرح آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر کئی گستاخانہ خاکے بھی بنائے گئے ہیں۔

9 تفرقہ واریت:

مسلمانوں میں ایک اور بڑا مسئلہ فرقہ واریت ہے جو مسلمانوں کو متحد ہونے سے روک رہی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ پھیلاؤ۔

ماحصل

موجودہ دور میں مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، عسکری اور اجتماعی مسائل کا سامنا ہے۔ اس مسائل سے نمٹنے کیلئے فکری جذبے کی ضرورت ہے جو کہ ابھی اس وقت ضرورت ہے جب کہ ہم مسلمان نوجوان اپنی صلاحیتوں کو مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے کی بجائے Youtube, TikTok اور دوسرے سماجی سائٹ پر ضائع کر رہے۔ ضرورت اس عمل کی ہے کہ نہ صرف حکومت کی سطح پر بلکہ انفرادی اور اجتماعی کوشش سے مسلمانوں کو پیچیدہ حالات سے نکالا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کی اپنی کوشش کے بغیر ان سے مسائل سے نمٹنا ممکن نہیں۔ اور اس کے ایک ہی حل ہے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا

ان الدین عند اللہ الاسلام

بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔
مسلمانوں کی اپنی تگ و دو کے بغیر اس مسائل کو حل کرنا ممکن ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

علامہ محمد اقبال

Assignment #4

روزہ کا فلسفہ بیان کریں؟

تعارف:

قدرت نے انسان کے اندر دو جبلتیں رکھی ہیں ان کی شدت انسان کو جانوروں سے بھی بدتر کر دیتی ہے ایک جبلت پیٹ کی بھوک اور دوسری جبلت ان کی جنسی خواہشات ہیں۔ ان کے نتیجے میں انسان ایسی اخلاقی حدیں پامال کر جاتا ہے جو علم بند نہیں کی جاسکتی ہیں۔ انسان کے اندر ربط، تحمل اور برداشت پیدا کرنے کیلئے روزہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ روزہ ایک ایسی فرض عبادت ہے جو انسان کو روحانی، اخلاقی، سماجی اور طبی فوائد حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ روزہ اسلام کا ایک بڑا اہم رکن ہے اس میں انسان صبح طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور مباشرت سے اجتناب کرتا ہے۔ وسائل اور خوراک کے ہوتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے پرہیز کرنا ہی روزہ ہے اور یہ انسان کو تقویٰ کی طرف لے کر جاتا ہے۔

روزہ کے لفظی معنی:

روزہ کے لفظی معنی ہیں۔ رکنا، پرہیز کرنا، اجتناب کرنا

روزے کے اصطلاحی معنی:

روزے کے اصطلاحی معنی ہیں صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز

کرتا ہے۔

روزے کی شرعی تعریف

قرآن میں روزہ کو صوم کے نام سے بیان کیا گیا ہے
شرعی تعریف یوں ہو گی کہ تمام کھانے پینے اور مباشرت سے
اجتناب صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا
جائے۔

قرآن کی روشنی میں روزے کی اہمیت

روزہ ایک فرض عبادت ہے اور کسی صورت بھی اس سے انکار نہیں
کیا جا سکتا ہے۔ اسلام میں مسلمانوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض
کیے گئے ہیں اور اس کی پابندی کرنا ہر بالغ و عاقل مسلمان
مرد اور عورت پر فرض ہے یہاں یوں ہے کہ کچھ معاملات میں
روزہ سے رخصت کی جا سکتی ہے جیسے بیماری، سفر اور
بچے کو دودھ پلانے والی ماؤں کو رخصت کی اجازت ہے۔
اس کے برعکس روزہ چھوڑنے اور توڑنے کی سخت سزائیں ہیں

قرآن میں ارشاد ہے۔

**یا یھا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین
من قبلکم لعلکم تتقون**

(سورۃ البقرہ)

اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے

پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

حدیث کی روشنی میں روزے کی اہمیت

حدیث قدسی میں کئی جگہ روزے کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

حضور کا ارشاد ہے کہ بغیر شرعی عذر کے روزے کو ترک کر دینا ایسا ہے کہ گویا تم تمام عمر بھی روزے رکھو تو اس کا کفارہ نہیں ہو سکتے ہو۔

(الحدیث)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

الصیام جنۃ

روزہ ایک ڈھال ہے۔ (الحدیث)

حضور اکرم ؐ کا ارشاد ہے ابو ہریرہ سے مروی ہے

روزہ ایک ڈھال ہے پس روزہ دار کو چاہیے کہ وہ نہ تو بیہودہ اور جہالت کی بات کرے اور اگر کوئی شخص اس سے گالی دے یا لڑائی کرلے تو وہ کہہ دے میں روزہ سے ہوں (الحدیث)

کئی مختلف مقامات پر روزہ کی اہمیت کو اجاگر کر کے اس کی پابندی پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ روزے کے کئی دوسرے فوائد بھی ہے جو روحانی، اخلاقی، سماجی اور طبی معاملات میں مدد گار ہیں۔

روزہ کے فوائد

- روحانی
- اخلاقی
- طبی فوائد
- سماجی

روحانی فوائد

1 تقویٰ

روزہ میں انسان نہ صرف ممنوع اور حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے بلکہ ایسی چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے جس کو اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ یوں وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ان چیزوں کے موجود ہوتے ہوئے بھی پرہیز کرتا ہے۔ یہ تقویٰ کو فروغ دیتا ہے۔

2 تزکیہ نفس

روزہ انسان کو تزکیہ نفس میں معاون ثابت ہوتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

إن النفس لأمارة بالسوء (سورۃ یوسف)

بے شک نفس تو برائی کا ہی حکم دینے والا ہے

یوں روزہ سے انسان اپنی خواہشات کو قابو میں رکھتا ہے۔

3 اخلاص

روزہ انسان میں اخلاص کو ترغیب دیتا ہے۔ کہ عبادت خالص اللہ کیلئے ہوتی ہے یوں یہ دکھاوے اور ریاکاری سے پاک ہوتی ہے اور انسان تنہائی میں خود کو ہر قسم فحش باتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

اخلاقی فوائد

1 صبر استقامت

روزہ انسان میں صبر اور استقامت کو فروغ دیتا ہے انسان کھانے پینے کے ساتھ اپنے غصے اور دیگر دنیاوی خواہشات کو بھی قابو میں رکھتا ہے کیوں انسان میں ضبط پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے دنیاوی معاملات میں ربط پیدا ہوتا ہے صبر استقامت کی بدولت

2 اخلاق اور کردار کی تعمیر

روزہ انسان کو برائی کے ہر کام سے روکتا ہے جیسے کہ حدیث نبوی میں آتا ہے

الحدیث: روزہ اس کی ڈھال اور روزہ دار جہالت اور بیہودہ بات سے پرہیز کرے اور اگر کوئی لڑائی کرے یا گالی دے تو وہ کہے میں روزہ سے ہوں۔ کیوں انسان میں صبر کے ساتھ ساتھ اخلاق کو بھی فروغ ملتا ہے

3 جنت کا راستہ

روزہ دار جنت میں ایک دروازے ریان سے داخل ہوگا (الحدیث)

انسان کی فطرت ہے کہ وہ Reward کے بدلے میں بڑی خشوع اور خضوع سے عبادات کرنے کے فلسفہ پر یقین رکھتا ہے کیوں وہ بہترین انسان بننے کی کوشش زیادہ

طبی فوائد

1 معدے کے امراض سے نجات

روزہ مختلف بیماریوں سے نجات میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے اس سے معدے کے امراض سے نجات ملتی ہے۔ انسانی جسم میں موجود (Homeo stasis) روزے کی حالت میں خوراک اور درجہ حرارت کی کمی و بیشی کو پورا کرتا ہے۔

2 لبنان کے قبائل کی مثال

لبنان کے قبائل میں دیکھا گیا کہ وہ لوگ کسی قسم کے دل کے عارضے میں مبتلا نہیں تھے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ خوراک کا کم استعمال کرتے تھے۔ کیوں روزہ کو انسان کو زیادہ کھانے پینے سے اجتناب

کا درس دیتا ہے اور جسم میں کولیسٹرول کنٹرول کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

3 ڈاکٹر زہرہ فراڈے کی رائے

ڈاکٹر زہرہ فراڈے نے ایک کتاب بعنوان "روزہ" لکھی ہے جس میں انہوں نے یہ بیان کیا کہ نہ صرف انسان بلکہ دوسرے حیات میں بھی روزہ کا concept ہے جس کو ہم Hibernation کا نام دیتے ہیں۔ اس میں وہ حیات کو بغیر کھائے پیئے کچھ عرصہ رہنے میں رہتے ہیں۔ جو ان کیلئے معاون ہے یوں روزہ انسان کے جسم میں Uric Acid اور کولیسٹرول کو قائم کنٹرول کرتا ہے۔

5

سماجی فوائد:

1 باہمی احساس کو فروغ

جب انسان صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہتا ہے تو اس کے اندر اپنے معاشرے میں موجود غرباء اور مساکین کیلئے احساس پیدا ہوتا ہے۔ یوں باہمی احساس انسان بہترین معاشرے کی تشکیل کرتا ہے۔

2 بھائی چارہ اور انصاف کو فروغ

جب روزہ انسان میں باہمی احساس کو فروغ دیتا ہے تو انسان میں بھائی چارہ کے جذبہ اور وسائل کو انصاف کے ساتھ تقسیم کرنے پر بھی زور دیتا ہے جب انسان کو بھوک برداشت کرتا ہے تو دوسرے انسانوں کیلئے زیادہ ہمدردی کے جذبے کو فروغ ملتا ہے۔

3 بہترین معاشرے کی تشکیل

جب انسان میں باہمی احساس، بھائی چارے اور وسائل کی تقسیم کو فروغ ملتا ہے تو وہ ایک مثالی معاشرہ بن جاتا ہے جس میں تمام انسانی احساسات کی پاسداری کی جاتی ہے۔ اور امن کا بول بالا ہوتا ہے۔

بہادر اور جرأت مند معاشرے کی تشکیل 4

جب انسان روزے کی مشقت کو برداشت کرتا ہے تو اس کا اندر اتنی ہمت آجاتی ہے کہ وہ دنیا کے تمام مشکلات کا سامنا کر سکے۔ یوں روزہ ایک بہادر اور جرأت مند معاشرے کو تشکیل دیتا ہے۔

باہمی اتحاد اور اتفاق کا مظہر 5

تمام مسلمان سال میں ایک وقت ماہ رمضان میں روزے رکھتے ہیں اور عبادات کرتے ہیں اور شوال کے چاند کے ساتھ عید مناتے ہیں تو اس سے ان میں باہمی اتحاد اور اتفاق پروان چڑھتا ہے۔ یوں وہ ایک دوسرے کی طرف ذمہ داری کو سمجھتے ہیں

ماحصل

روزہ اسلام کا تیسرا اور اہم رکن ہے اور ایک فرض عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ یہ انسان کو روحانی، اخلاقی، طبی، اور سماجی مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ روزے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ غیر مسلموں نے بھی اس کی اہمیت کو سراہا ہے۔ مسلمان تو اس عبادت کا فرض سمجھتے ہیں مگر سائنس نے بھی اس اہمیت کو ثابت کیا ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جس کی عقائد، عبادات اور رہنمائی ہر زمانے کے لوگوں کے لئے ہے یوں روزہ بھی انسان کو بہت سی برائیوں سے بچاتا ہے اور بہترین معاشرے کی تشکیل کرتا ہے۔